|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر 144406270127

مفتی صاحب!السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مفتی صاحب ایک مسئلہ معلوم کرنا ہے کہ ہم نے ایک گھر لیا تھا دس سال پہلے13 لاکھ کا لیکن اس وقت کچھ رقم کم تھی تو میری ووالدہ نے ایک لاکھ روپے دیے تھے بلا عوض،ہم نے گھر لے لیا کافی عرصہ بعد معلوم ہوا وہ رقم جو لی تھی وہ سود کے پیسوں کی تھی ۔

میری والدہ نے 25ہزار کا پرائز بونڈ لیا تھا جو بعد میں ایک لاکھ کا ہوا وہ رقم مجھے دی گئی تھی ،اب ہمارے گھر کی قیمت تقریبا 50 لاکھ روپے ہے ،کیا وہ رقم جو ہم نے لی تھی ہمارے لیے بھی سود ہوگی قرآن وسنت کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں۔

مستفتی:عظمت اللہ

متعلم جامعہ مدنیہ

الجواب حامدا ومصلیا

**معارف السنن شرح سنن الترمذی  میں ہے:**

"قال شیخنا: ویستفاد من کتب فقهائنا کالهدایة وغیرها: أن من ملك بملك خبیث، ولم یمكنه الرد إلى المالك، فسبیله التصدقُ علی الفقراء ... قال: و الظاهر أن المتصدق بمثله ینبغي أن ینوي به فراغ ذمته، ولایرجو به المثوبة."

(أبواب الطهارة، "شرح قوله ولاصدقة من غلول"، مسئلة:الملك الخبيث يتصدق به، ج:1، ص:94، ط: مجلس الدعوة والتحقيق الاسلامى)

**و اذا مات الرجل وكسبه خبيث فالاولى لورثته أن يردوا المال إلى أربابه فان لم يعرفوا أربابه تصدقوا به وان كان كسبه من حيث لا يحل وابنه يعلم ذلك ومات الاب ولا يعلم الابن ذلك بعينه فهو حلال له في الشرع والورع أن يتصدق به بنية خصماء أبيه كذا فى الینابيع .**

**فتاوی شامی میں ہے:**

"ويردونها على أربابها إن عرفوهم، وإلا تصدقوا بها؛ لأن سبيل الكسب الخبيث التصدق إذا تعذر الرد على صاحبه."

(كتاب الحظر والاباحة، ج:6، ص:385، ط: سعيد)

وفيه ايضاً:

"والحاصل أنه إن علم أرباب الأموال وجب رده عليهم، وإلا فإن علم عين الحرام لا يحل له ويتصدق به بنية صاحبه."

(کتاب البیوع ، باب البیع الفاسد، ج:5، ص:99، ط:سعيد)